پاکستان کو ہنگامی علاج اور دیکھ بھال کے مربوط نظام کی ضرورت ہے: اے کے یو سمپوزیم

کراچی، پاکستان، 9 نومبر، 2018

گلوبل ڈیزیز کنٹرول پرا ؤرٹیز پراجیکٹ کے مطابق کم اور درمیانی آمدنی والے ممالک میں ہونے والی تقریباً نصف اموات اور معذوری کے ایک تہائی سے زائد واقعات کو ہنگامی علاج اور دیکھ بھال کے نظام کے اطلاق کی مدد سے روکا جاسکتا ہے۔

سینٹر فار گلوبل ایمرجنسی کیئر کے ڈائریکٹر اور جان ہاپکنز یونیورسٹی اسکول آف میڈیسن میں ایمرجنسی میڈیسن اینڈ انٹرنیشنل ہیلتھ کے پروفیسر ڈاکٹر جنید رزاق نے اس حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا، ''اس اہم مسئلے کے تدارک کے لیے ملک بھر میں ایمرجنسی اور ٹراما کیئر کی مربوط خدمات قائم کرنے کی اشد ضرورت ہے جن میں ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ آنے سے قبل اور ہنگامی امداد وصول کرنے کے بعد مریضوں کو دیکھ بھال فراہم کی جائے'' ڈاکٹر رزاق آغا خان یونیورسٹی کے اکیسویں نیشنل ہیلتھ سائنسز ریسرچ سمپوزیم کی افتتاحی تقریب سے خطاب کررہے تھے۔ سمپوزیم کا اس سال موضوع ہے: 'ہنگامی دیکھ بھال: وقت اور زندگی اہم ہیں'۔

ڈاکٹر جنید رزاق نے اس موقع پر بات کرتے ہوئے اس ابتدائی دور کا ذکر کیا جب 2008 میں اے کے یو سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد انھوں نے پاکستان میں ایمرجنسی میڈیسن کے بحیثیت ایک خصوصی شعبے کے طور پر قیام کے لیے اہم کردار ادا کیا اور اے کے یو کے ایمرجنسی میڈیسن ڈیپارٹمنٹ کے بانی چیئر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔

انھوں نے اس موقع پر بات کرتے ہوئے کہا، '' کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز پاکستان نے 2011 میں ایمرجنسی میڈیسن کو ایک خصوصی شعبے کے طور پر منظور کیا ہے تاہم اب تک پاکستان میں محض 9 ایمرجنسی میڈیسن ماہرین موجود ہیں جو اس شعبے میں خصوصی مہارت رکھتے ہیں۔ تحقیقی مطالعات سے یہ بھی علم ہوا ہے کہ اہم ذرائع، رسائی، مریضوں پر مرکزی توجہ اور عملے کے موزوں تربیت کے حوالے سے کافی مشکلات کا سامنا ہے''۔

انھوں نے کہا، ''220 ملین آبادی کے حامل ملک میں یہ صورتحال تشویشناک ہے۔ قیمتی انسانی زندگیاں بچانے کا ہدف اسی صورت میں حاصل کیا جاسکتا ہے جب سرکاری سطح پر چلائے جانے والے صحت کے نظام کو عوام الناس اور نجی اداروں کی مکمل معاونت حاصل ہو''۔

انھوں نے بتایا کہ ہنگامی دیکھ بھال اور علاج کے لیے صحت کے اعلی اور مربوط نظام کی ضرورت ہوتی ہے جس میں پیچیدہ صورتحال میں فوری فیصلے لیے جاتے ہیں۔ انھوں نے کہا، ''ہمیں ایک ہمہ جہت حکمت عملی کی ضرورت ہے۔ اگر ہم بہترین آمدنی والے اور زیادہ ترقی یافتہ ممالک کے طریقہ کار اور حکمت عملی کی جانب نظر ڈالیں تو آئندہ سالوں میں ہنگامی علاج اور دیکھ بھال کے حوالے سے ہونے والی اہم ممکنہ تبدیلیوں کو سمجھ سکتے ہیں۔ اس کی مدد سے ہم یہ جان سکتے ہیں کہ مستقبل میں نئی ٹیکنالوجی مثلاً ٹیلی میڈیسن، آرٹی فیشل انٹیلی جنس اور مشین لرننگ کس طرح علم کے حصول اور ہنگامی علاج اور دیکھ بھال کے شعبے کی بہتری میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں''۔

انھوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹس کا مطمع نظر یہ ہونا چاہیے کہ وہ ایسی محفوظ خدمات فراہم کریں جو مقصد کے حصول، رواداری اور خلوص جیسی اقدار کو فروغ دیں۔ ''اے کے یو اور پاکستان کے دیگر ادارے شعبہ طب میں ہونے والی نئی اختراعات کی تشکیل اور جانچ کے لیے اہم کردار ادا کرسکتے ہیں''۔

افتتاحی تقریب کے دوسرے اہم مقرر جانز ہاپکنز یونیورسٹی میں ڈاکٹر آف نرسنگ پریکٹس پروگرام سے فارغ التحصیل ہونے والے ڈاکٹر اسکاٹ نیوٹن تھے جو کیئر ماڈل سولیوشنز کے وائس پریذیڈنٹ کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ انھوں نے اس موقع پر بات کرتے ہوئے کہا، ''عالمی سطح پر ہنگامی دیکھ بھال کے شعبے زیادہ سے زیادہ اختراعات اور تبدیلیاں کررہے ہیں تاکہ بڑھتی ہوئی آبادی کے علاج اور دیکھ بھال کی ضروریات پوری کرسکیں۔ بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ایک ایسے عملے کی ضرورت پیش آرہی ہے جو تیز ترین اور جدید ترین خطوط پر استوار ہو''۔

افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے آرگنائزنگ کمیٹی کے سربراہ اور اے کے یو کے ڈیپارٹمنٹ آف ایمرجنسی میڈیسن کے چیئر ڈاکٹر اسد میاں نے کہا، ''ایمرجنسی میڈیسن کا مضبوط اور مربوط نظام اقوام متحدہ کے سسٹین ایبل ڈیولپمنٹ گول نمبر 3 میں بیان کردہ ہدف یعنی اچھی صحت اور فلاح کا حصول؛ گول نمبر 11 میں بیان کردہ ہدف یعنی پائیدار معاشروں کے قیام اور گول نمبر 16 میں بیان کردہ ہدف یعنی انصاف اور مضبوط اداروں کی تشکیل کے حصول میں ہماری مدد کرے گا۔ اگر بحیثیت مجموعی دیکھا جائے تو صرف ایک شعبے یعنی ایمرجنسی میڈیسن میں بہتری لاکر ہم کم از کم 10 ایس ڈی جیز اہداف حاصل کرسکتے ہیں''۔

اس موقع پر اے کے یو کے اسکول آف نرسنگ اینڈ مڈوائفری کے ڈاکٹر ڈیوڈ آرتھر، میڈیکل کالج کے قائم مقام ڈین ڈاکٹر مشتاق احمد اور آغا خان یونیورسٹی ہسپتال کے چیف ایگزیکٹو آفیسر ہانس کردیز کی نے بھی حاضرین سے خطاب کیا۔

11 نومبر تک جاری رہنے والے سمپوزیم کے دوسرے دن طب میں خواتین کے مقام، ایمرجنسی میڈیسن کے شعبے کی پاکستان میں ترقی، ہنگامی حالات میں اخلاقی اقدار کی پاسداری، اگنائٹ ایمرجنسی میڈیسن آل اور دیگر کئی موضوعات پر ماہرین اپنی رائے اور تجربے سے حاضرین کو مستفید کریں گے۔